گھر کی دیوار پر بچوں کی تصویر لگانا

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3395

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا ہم گھر کی دیواروں پر اپنے بچوں کی تصاویر لگا سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

واضح رہے کہ بلا عذر شرعی جاندار کی تصاویر بنانا یا بنوانا دونوں کام ناجائز و حرام ہیں جبکہ تصویر میں چہرہ واضح طور پر نظر آرہا ہو، یونہی انہیں بطور تعظیم گھر میں رکھنا، دیواروں پر لٹکانا ناجائز و حرام ہے، لہذا آپ گھر کی دیواروں پر اپنے بچوں کی تصاویر ہرگز نہیں لگا سکتے جبکہ ان میں بچوں کا چہرہ واضح ہو اگرچہ وہ پورے قد کی نہ ہوں۔ نیز ایسی تصاویر جس گھر میں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

گھر میں تصویر ہو تو اس کے متعلق حدیث شریف میں ہے "أن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة" ترجمہ: جس گھر میں تصویر ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 3224، ج 4، ص 114، دار طوق النجاۃ)

گھروں میں تصاویر لٹکانے کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے "ولا یجوز ان یعلق فی موضع شیئا فیه صورة ذات روح" ترجمہ: کسی بھی جگہ ایسی چیز لٹکانا، جائز نہیں ہے، جس میں کسی جاندار کی تصویر ہو۔ (فتاوی ھندیة، ج 5، ص 359، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "شک نہیں کہ عکسی تصویریں اگرچہ نیم قد یا سینہ تک بلکہ صرف چہرہ کی ہوں ہرگز نہ مثلِ شجر ہوتی ہیں، نہ مردہ، ذوالصورۃ کی حکایت کرتی ہیں، بلکہ یقیناً جیتے جاگتے کی صورت دکھاتی ہیں اور ناظرین کا ذہن ان سے حالتِ حیات ذوالصورۃ ہی کی طرف جاتا ہے، کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ مردہ کی صورت ہے اور مدارِ حکم اسی فہم پر تھا، نہ حیات و موتِ حقیقی پر جس سے تصویر کو بہرہ نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 588، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم